بلقان ــــ ایک بار پھر

بن بار بر*

تلخیص: محمد الیاس انصاری

[یہ مضمون کوسووا میں جاری جنگ کے دوران میں تحریر کیا گیا تھا۔ ۱۰ جون ۱۹۹۹ء کو سربیا اور نیٹو کے درمیان معاہدے کے نتیجے میں جنگ بند ہوگئی تھی۔ کوسووا کی خود مختاری کو تسلیم کرلیا گیا اور اس کا نظم ونسق چلانے کے لیے نیٹو اور روس کی افواج کوسووا میں داخل ہوگئیں۔ تاہم مسلمان اور سرب آبادی والے حساس علاقوں میں آج بھی دونوں گروہوں کے درمیان شدید کشیدگی موجود ہے، اس جنگ اور معاہدے کا کوسووا کے مسلمانوں کو یہ نقصان ہوا کہ وہ آزادی کی منزل کے قریب پہنچ کر مغربی مداخلت کے خوبصورت جال میں پھنس کر ایک مرتبہ پھر یوگوسلاویہ (سربیا) کا حصہ بنادیے گئے ہیں۔ مدیر]

کوسووا ایسے کم معروف خطوں میں سے ایک ہے جو دل ہلا دینے والی تاریخ کے ساتھ ساتھ غیر تصفیہ شدہ اور معاندانہ نسلی دعوؤں کی راہ پر گامزن ہیں۔

مارچ ۱۹۹۸ء میں (یوگوسلاویہ کے) صوبہ سربیا میں کوسووا طویل کھولتی ہوئی نسلی کشیدگی کے بعد بالآخر پھٹ پڑا۔ اس بحران کے باعث بلقان کے مسلمانوں اور مشرقی راسخ العقیدہ عیسائیوں کے مابین نازک دھاگہ ٹوٹنے کا خطرہ لاحق ہوگیا جس کے نتیجے میں البانیہ، مقدونیہ، یونان، ترکی، روس اور امریکہ کے درمیان خونی تصادم کی راہ پر چلنے کے خطرات بڑھ گئے۔

سربیا میں واقع، کوسووا ۹۰ فیصد البانوی النسل لوگوں پر مشتمل ۲۰ لاکھ دیہی آبادی والا خطہ ہے۔ کثیرالنسل یوگوسلاویہ میں مارشل ٹیٹو نے اپنے دور اقتدار میں سربوں، کروٹوں، سلووینیوں اور البانویوں

* Ben Barber, "The Balkans' Again", *The World and I*, May,99. pp. 48-54.

کے درمیان نسلی اختلافات کو دبائے رکھا لیکن اس کی وفات کے ساتھ ہی یہ اتحاد بھی بکھر گیا۔

شورش کے دس برس

دس برس پیش تر تک کوسووا میں البانوی النسل (مسلمانوں) یا سربوں کے درمیان کسی بھی شورش کا حل کچھ خود مختاری، کچھ "لے دے"، کچھ تعاون اور ایک دوسرے کو کبھی نظر انداز کرنے کے ذریعے نکال لیا جاتا تھا۔

مگر اس پالیسی کو جاری رکھنے کے بجائے سلوبودان ملاسووچ (صدر سربیا) نے ۱۹۸۹ء میں بلغراد کے قوم پرستوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے دیدہ ودانستہ کوسووا میں حالات کو بگاڑ دیا۔

ملاسووچ نے کوسووا کا دورہ کیا جہاں کی البانوی النسل (مسلمان) آبادی زیادہ حقوق اور خود مختاری چاہ رہی تھی۔ ملاسووچ نے سربوں کے ایک ہجوم کے سامنے کہا کہ وہ انہیں کوسووا میں تحفظ فراہم کرتے ہوئے ان کا دفاع کرے گا۔ یہ منظر ٹی وی پر بھی دکھایا گیا۔

انتہا پسند قوم پرستوں کی حمایت بڑھانے کے لیے ملاسووچ نے کوسووا کی جاری خود مختارانہ حیثیت کو ختم کرتے ہوئے البانویوں کو دبانے کی غرض سے سخت گیر اصول وضوابط اس خطہ میں نافذ کر دیے۔

اس کے مقابلے میں البانویوں نے ابراہیم رگووا کی قیادت میں شیڈو حکومت قائم کر لی، اپنے سکول بنائے اور خود ہی اپنے ٹیکس بھی جمع کیے۔ اسی اثناء میں ملاسووچ نے قوم پرستوں کی حمایت سے سلووینیا اور کروشیا میں اپنی فوجیں چڑھا دیں۔ ان ریاستوں نے اپنی آزادی کا اعلان کرتے ہوئے یوگوسلاویہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ ملاسووچ کے حمایت یافتہ سرب سخت گیروں نے بوسنیا میں اس مہم کا آغاز کر دیا جسے دنیا "نسلی تطہیر" کے نام سے جانتی ہے۔ اس مہم کا مقصد مسلمانوں اور کروٹوں کو نکال باہر یا قتل کرنا تھا جو ان علاقوں سے نہیں نکل سکے تھے۔

بوسنیائی دارالحکومت سرائیوو پر دو سالہ بمباری اور خونریز لڑائی کی بعد کروٹ افواج نے سربوں کو میدان میں مات دینا شروع کر دی اور نیٹو کے طیاروں نے ان (سربوں) پر فضا سے بمباری کی۔

۱۹۹۵ء میں ڈیٹن امن معاہدہ میں ملاسووچ کو نیٹو کی زیر قیادت ۶ ہزار افواج اور بوسنیا کو دو حصوں (مسلم کروٹ فیڈریشن اور سرب جمہوریہ) میں تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا۔ یہ دونوں حصے ایک مرکزی

حکومت کے تحت مربوط کر دیے گئے۔ ۱۹۹۹ء میں جب بوسنیا روندا جا چکا تو کوسووا والوں نے اپنی خود مختاری کا مطالبہ شروع کر دیا۔ ابراہیم رگووا اس مقصد کے حصول کے لیے پرامن مذاکرات کی راہ اختیار کرنا چاہتا تھا جبکہ کوسووا سپاہ آزادی (KLA) اسے گوریلا جنگ کے ذریعے حاصل کرنے کی خواہاں تھیں۔

سرحد پار البانیہ سے اسلحہ کوسووا میں آنا شروع ہو گیا۔ البانیہ میں بے چینی کی لہر کے دوران میں عام شہریوں نے فوجی بیرکوں سے اسلحہ لوٹ لیا تھا اور اب یہی اسلحہ کوسووا پہنچ رہا تھا۔

کوسووا سپاہ آزادی (KLA) نے یورپ بھر سے لڑائی کے لیے رضا کار بھرتی کیے اور چندہ اکٹھا کیا۔

مسلمان صوبہ

یہاں بسنے والے ۹۰ فیصد البانوی النسل مسلمان ہیں جبکہ سرب جو مشرقی راسخ العقیدہ عیسائی ہیں، صرف ۱۰ فیصد ہونے کے باوجود اقتدار کے سرچشموں پر حاوی ہیں۔ البانویوں کی غالب اکثریت کے باوجود کوسووا سربوں کے لیے متبرک مقام ہے جہاں چودھویں صدی عیسوی میں سربوں کو ترکوں کے ہاتھوں شکست ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر آج تک سرب ان البانوی النسل باشندوں کو ترک خیال کرتے ہیں۔ کوسووا سے وہ ہر صورت میں چمٹے رہنا چاہتے ہیں۔ اس معاملے میں انہیں مقامی آبادی کی خواہش کی کوئی پرواہ نہیں۔

۱۹۹۸ء کے موسم بہار میں KLA نے سرب پولیس اور فوجی دستوں پر حملوں کا آغاز کر دیا۔ سربوں نے ان حملوں کا پوری شدت اور قوت سے جواب دیا جس کے نتیجے میں ۲ لاکھ افراد گھر بار چھوڑ گئے جبکہ دو ہزار جاں بحق ہوئے۔

ہزاروں شہری ٹریکٹروں اور دیگر گاڑیوں کے ذریعے فرار ہو کر آبادیوں سے دور پہاڑیوں اور وادیوں میں جا چھپے مگر سربوں نے پھر بھی اندھا دھند بمباری کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس لڑائی کے دوران میں شہریوں کا قتل عام بھی واقع ہوا۔ سرب پولیس پر قتل عام کا الزام عائد کیا جاتا ہے مگر کے ایل اے بھی اس فعل میں ذمہ دار ہے کہ اس نے سرب باشندوں کو نشانہ بنایا۔

اکتوبر ۱۹۹۸ء میں کہ جب تیزی سے موسم سرما قریب آ رہا تھا اور انسانی جانوں کی وسیع پیمانے پر تباہی اس صورت میں اندیشے کی صورت اختیار کرتی جا رہی تھی، امریکی صدر کلنٹن نے ڈیٹن معاہدے کے

خالق رچرڈ ہالبروک کوسلوبودان ملاسووچ سے بات چیت کے لیے بھیجا۔ ڈیٹن معاہدہ میں ہالبروک نے ملاسووچ سے معاہدے پر دستخط کرا لیے اور یوں بوسنیائی سربوں کو حاصل شدہ حمایت ختم ہوئی۔

نیٹو کے فضائی حملوں کی دھمکی کے تحت ملاسووچ کوسووا میں جنگ بندی کے لیے آمادہ ہو گیا اور ہزاروں سرب فوجیوں کو سربیا واپس بلا لیا۔ اس کے ساتھ ہی یورپی سلامتی وتعاون کی تنظیم (OSCE) کے دو ہزار غیر مسلح مبصرین کو کوسووا میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ سیکڑوں فرانسیسی فوجی ملحقہ ریاست مقدونیہ میں تعینات کیے گئے تا کہ لڑائی کی صورت میں ان افواج کو مداخلت کے لیے بلایا جا سکے۔

عبوری امن؟

سوئزرلینڈ میں کوسووا سپاہ آزادی (KLA) کے ایک ترجمان بردو علی محمدی نے کہا کہ گوریلے تین سالہ عبوری دور کے لیے اپنی گوریلا کارروائیاں بند کرنے کو تیار ہیں، مگر جونہی لڑائی کا خاتمہ ہوا تو کچھ سرب فوجی دستے سربیا سے واپس یہاں آ گئے۔ تعینات مبصرین کی موجودگی میں وہ لوگ بھی واپس آ گئے جو ہجرت کر کے جنگلوں، پہاڑوں میں چلے گئے تھے، مگر جنگ بندی کا یہ عرصہ نہایت عارضی ثابت ہوا۔ چند ہی دنوں میں لڑائی، قتل عام اور حملے دوبارہ شروع ہو گئے۔

فروری ۱۹۹۹ء میں نیٹو نے ایک بار پھر فضائی حملوں کی دھمکی دی۔ ادھر رابطہ گروپ (امریکہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی، جرمنی اور روس) نے سربوں اور البانویوں کو فرانس میں امبولیے کے مقام پر امن مذاکرات میں شریک ہونے کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔

رابطہ گروپ نے ایک منصوبہ تیار کیا جس کے تحت جنگ کے خاتمہ کے لیے کوسووا کو تین سالہ خود مختارانہ حیثیت دی جانا تھی۔ منصوبے پر عمل درآمد کی نگرانی کے لیے ایک مسلح بین الاقوامی فوج کی تعیناتی بھی اس منصوبے کا حصہ تھی۔ مگر اس منصوبے پر کسی بھی فریق نے دستخط نہ کیے۔ نتیجۃً امریکی وزیر خارجہ میڈیلین البرائٹ نے تین ہفتوں کے لیے مذاکرات کا سلسلہ بند کرتے ہوئے سابق صدارتی امیدوار اور امریکی سینٹ میں اکثریتی رہنما باب ڈول کو البانوی النسل رہنماؤں کو آمادہ کرنے کی کوشش کے لیے روانہ کر دیا۔

چار ہزار امریکیوں اور ۲۵ ہزار برطانوی، فرانسیسی، اطالوی اور دیگر یورپی فوجیوں پر مشتمل بین الاقوامی فوج نے معاہدہ ہو جانے کی صورت میں کوسووا میں قیام امن کے لیے متوقع کردار ادا کرنا تھا جیسا کہ بوسنیا میں کیا گیا۔ بعض منجھے ہوئے رہنماؤں مثلاً ہنری کسنجر نے کوسووا میں امریکی فوج بھیجنے کی مخالفت کرتے ہوئے دلیل دی کہ یہ کام یورپ کا ہے، امریکہ کا نہیں کیوں کہ بلقان اور ایشیا میں دیگر نسلی جھگڑے بھی موجود ہیں۔

یہ کوسووا کی بدبختی ہے کہ وہ تہذیب کے ان غلط خطوط پر واقع ہے جس کے بارے میں ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر سیموئیل ہنٹنگٹن نے کہا تھا کہ بعد از سرد جنگ کے زمانہ میں تہذیبی خطوط کے مابین جنگیں ہوں گی۔ سرد جنگ کے زمانہ میں ایسی صورت حال کو نظریاتی جنگ سے موسوم کیا گیا تھا۔ مغرب اور سوویت یونین کی دشمنی کی نتیجے میں انگولا، افغانستان اور نکاراگوا میں لڑائیاں ہوئیں مگر سرد جنگ کے بعد روانڈا، کرد، چیچنیا اور سربیا کے حوالے سے لڑائیاں چھڑیں، مگر جو معاملہ سب سے سنگین ہے وہ کوسوا سپاہ آزادی (KLA) کے گوریلوں کی جانب سے چھیڑی ہوئی جنگ ہے جس میں وہ سربیا سے علیحدگی اور مقدونیہ، کوسووا اور البانیہ کے البانوی النسل علاقوں پر مشتمل ایک مملکت کے قیام سے کم پر تیار نہیں۔ اس کے نتیجہ میں یونان اور روس اپنے ہم مسلک سرب عیسائیوں کی حمایت میں جبکہ ترکی اپنے مسلمان بھائیوں کی خاطر جنگ میں کود سکتے ہیں۔

ان عوامل کی بناء پر جنگ چھڑنے کے قریب ہے تاہم توقع ہے کہ کلنٹن انتظامیہ نیٹو کی بمباری کے حوالے سے دھمکیوں کے ذریعے اس بحران کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی خواہ اس کے لیے طویل مدت تک ہی بیرونی مداخلت کیوں نہ کرنی پڑے۔

بن باربر واشنگٹن ٹائمز کے صحافی ہیں۔